بدھ 4 رجب المرجب 1434ھ 15 مئی 2013ء

اولین ترجیح: معیشت کی بحالی

تیزی سے زوال پذیر معیشت اور بڑھتی ہوئی دہشت گردی اس وقت ملک کے سنگین ترین داخلی مسائل ہیں۔ عوام نے اسی توقع کے ساتھ متبادل قیادت کو اعتماد کا ووٹ دیا ہے کہ وہ بدامنی، مہنگائی، بے روزگاری، لوڈ شیڈنگ، کساد بازاری اور اس نوعیت کے دسرے مسائل سے نجات دلائے گی اور یہ بات خوش آئند ہے کہ وفاق میں بھاری اکثریت حاصل کرنے والی مسلم لیگ ن کی قیادت اس حوالے سے اپنی ذمہ داریوں کا مکمل ادراک رکھتی ہے۔ پارٹی کے صدر میاں محمد نواز شریف نے جو آئندہ تین ہفتے کے اندر وزیر اعظم کا منصب سنبھالنے والے ہیں غیر ملکی میڈیا سے اپنی گفتگو میں انکشاف کیا ہے کہ انہوں نے لڑکھڑاتی ہوئی معیشت کو سنبھالا دینے کیلئے پہلے ہی سے سوروزہ منصوبہ بنا رکھا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ دہشت گردی سے متاثرہ علاقوں میں امن وامان بحال کرنے کیلئے کل جماعتی اتفاق رائے کے خواہش مند ہیں۔ نواز شریف کا کہنا ہے کہ ان کی حکومت کو بہت سے کڑے چیلنجوں کا سامنا کرنا ہوگا۔ جن سے نمٹنے کیلئے وہ واضح ایجنڈے کے ساتھ کام کرے گی۔ اس وقت پاکستان کو افراتفری کی کیفیت سے نکالنا ان کی پہلی ترجیح ہے۔ دہشت گردی جیسے مسائل کے حل کیلئے وہ مسلح افواج کو ساتھ لے کر چلیں گے اور عوامی مسائل حل کرنے کیلئے سیاسی جماعتوں کا تعاون حاصل کریں گے۔ زبوں حال معیشت کی بحالی کیلئے ایک سو دن کے اندر غیر معمولی اقدامات کی منصوبہ بندی فکر معاش میں سرگرداں اور مایوسی و بددلی کے شکار عوام کیلئے پرامید مستقبل کا پیغام ہے۔ میاں نواز شریف ایک اچھے معاشی منتظم کی شہرت رکھتے ہیں اور قوم نے انہیں آئندہ پانچ سال تک حکومت کرنے کا مینڈیٹ اسی توقع کے ساتھ دیا ہے کہ وہ ملک میں معاشی بدنظمی اور کرپشن کا خاتمہ کر کے اسے اقتصادی خوش حالی کی راہ پر گامزن کرینگے۔ وہ خود بھی پاکستان کو اقتصادی لحاظ سے 'ایشین ٹائیگر' بنانے کی خواہش کا اظہار کر رہے ہیں اور اب جبکہ قوم نے انہیں اس خواب کو عملی جامہ پہنانے کا موقع دیا ہے تو کئی طرح کی عملی مشکلات اور رکاوٹوں کے باوجود امید کی جاسکتی ہے کہ وہ عوام کی توقعات پر پورا اتریں گے۔ یہ بات خوش کن ہے کہ مسلم لیگ ن کی کامیابی سے سرمایہ کاروں کے حوصلے بلند ہوئے ہیں اور کراچی اسٹاک مارکیٹ کاروباری انڈیکس کے اعتبار سے ملکی تاریخ کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہے۔ معاشی ماہرین کا کہنا ہے کہ انتخابی نتائج سے حصص کی منڈی میں طویل المدتی استحکام کا مرحلہ شروع ہو گیا ہے۔ امن عامہ کی صورت حال بہتر بنانے کی کوششیں بھی بارآور ہو جائیں تو کساد بازاری ختم ہوگی۔ سرمائے کی بیرون ملک منتقلی کا رجحان کم ہوگا، اندرون ملک سرمایہ کاری میں اضافہ ہوگا، نجی شعبے میں روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے اور بے روزگاری پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ دہشت گردی، بدامنی اور خوف وہراس کی فضا نے ملک میں کاروباری سرگرمیوں پر بہت برا اثر ڈالا ہے۔ نواز شریف اپنے عہد کے مطابق اگر سیاسی جماعتوں اور فوج کو ساتھ لے کر چلتے ہیں تو دہشت گردی کے خلاف موثر قومی پالیسی تشکیل دے کر اس عفریت پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ انہوں نے عندیہ دیا ہے کہ وہ توانائی کا بحران ختم کرنے کیلئے چھوٹے ڈیم تعمیر کرینگے جو اچھی بات ہے مگر اسکے ساتھ ہی کوئلے، ہوا، سورج کی روشنی، گنے کے پھوک اور دوسرے قدرتی وسائل سے بجلی پیدا کرنے اور گیس اور پٹرول کے ذخائر کی تلاش پر بھی توجہ دی جائے تو یہ مسئلہ حل ہوسکتا ہے، مگر اس کیلئے ٹھوس منصوبہ بندی کی ضرورت ہوگی۔ جہاں تک کشمیر اور دوسرے مسائل پر بھارت سے مذاکرات کا معاملہ ہے تو نواز شریف کہتے ہیں کہ یہ سلسلہ وہیں سے شروع ہوگا جہاں 1999ء میں ٹوٹا تھا۔ یہ بھی ایک مثبت سوچ ہے۔ بھارت سے تنازعات کا پرامن حل نکل آئے تو اس سے برصغیر میں نہ صرف دیرپا امن قائم ہوگا بلکہ دونوں ملکوں کی معیشت بھی مضبوط ہوگی۔ معیشت کی بحالی اور دہشت گردی کے خاتمے کی کوششوں میں قومی اتفاق رائے کے حصول کی خواہش بھی قومی امنگوں کے عین مطابق ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس سلسلے میں واضح لائحہ عمل اور سمت کا تعین کیا جائے۔ سمت متعین ہوگئی تو عوام مطمئن ہوں گے اور نئی حکومت عوام کی طاقت سے اپنے ایجنڈے پر کامیابی سے عملدرآمد کرا سکے گی۔

دھاندلی کا راستہ بند کرنا ہوگا

عام انتخابات میں دھاندلی کی شکایات کے جائزے کیلئے ملک بھر میں 14 الیکشن ٹریبونلوں کی تشکیل اور ان ٹریبونلوں کو 120 دنوں میں عذرداریوں کے فیصلے کا پابند کرنے کے بعد امید پیدا ہوئی ہے کہ ماضی کی طرح انتخابات میں دھاندلی کی شکایات کے ازالے میں سالہا سال کا وقت صرف نہیں ہوگا۔ قانون کا ایک اصول یہ ہے کہ انصاف میں تاخیر انصاف سے محرومی کے مترادف ہے۔ مگر ماضی میں انتخابی دھاندلیوں کی شکایات کے فیصلوں میں نہ صرف کئی کئی برس لگ گئے بلکہ بعض معاملات اسمبلیوں کی برخاستگی کے وقت تک زیر التواء رہے۔ الیکشن کمیشن نے پیر کے روز اسلام آباد میں منعقدہ اجلاس میں انتخابی شکایتوں کے فیصلے کے لئے پنجاب میں پانچ الیکشن ٹریبونل قائم کئے ہیں جبکہ سندھ، خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں تین تین ٹریبونل تشکیل دیئے گئے ہیں۔ چیف الیکشن کمشنر جسٹس (ریٹائرڈ) فخر الدین جی ابراہیم کی صدارت میں منعقدہ اجلاس میں یہ نشاندہی کی گئی ہے کہ مذکورہ ٹریبونلوں کے سربراہ اعلیٰ عدلیہ کے ریٹائرڈ جج ہوں گے۔ چیف الیکشن کمشنر کا کہنا تھا کہ انتخابات میں دھاندلی کرنے والوں کو معاف نہیں کیا جائیگا اور شکایات درست ثابت ہونے پر دھاندلی کے مرتکب عناصر کے خلاف ضرور کارروائی ہوگی۔ مذکورہ فیصلے میں ٹریبونلوں کو حکم صادر کرنے کے لئے جو وقت مقرر کیا گیا ہے اس کی پابندی یقینی بنائی جانی چاہئے اور کسی کو کسی بھی حیلے سے عدالت کا وقت ضائع کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے۔ انتخابی عذرداریوں کی سماعت اور فیصلوں کے لئے 120 دنوں کے تعین کے بعد یہ امکانات پیدا ہوئے ہیں کہ دھاندلی کے مرتکب افراد کے خلاف فوری کارروائی کر کے حق جلد حقدار کو پہنچایا جائے گا اور ماضی کی طرح یہ نہیں ہوگا کہ کئی برس تک اسمبلیوں کی رکنیت کی مراعات سمیٹنے والوں کے خلاف کوئی فیصلہ آتا بھی ہے تو وہ اپنے اثر ورسوخ کی بناء پر مختلف طریقوں سے اتنے فوائد حاصل کر چکے ہوتے ہیں جو ان کی اگلی نسلوں کی کفالت کیلئے بھی کافی ہوتے ہیں۔ یہ عناصر جتنی مقدار میں ناجائز فوائد حاصل کرتے ہیں ان سے سیکڑوں گنا حجم کا نقصان قوم کو پہنچتا ہے جس کا باب اب بند ہونا چاہئے۔

file:///C|/Users/manto1912/Desktop/idaria.gif[2013/05/15 12:59:56]